

## شیخ خالد بن عبد الرحمن الحسینان حفظہ اللہ کے ساتھ ادارہ حطین کی گفتگو

عربی سے ترجمہ شدہ

ادارہ حطین اس مرتبہ کویت سے تعلق رکھنے والے ممتاز عالم دین و داعی ”شیخ خالد بن عبد الرحمن الحسینان حفظہ اللہ“ کے ساتھ گفتگو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ آپ متعدد کتب کے مصنف ہیں اور آپ کے اصلاحی دروس و خطبات عالم عرب، خصوصاً کویت میں بہت مقبول ہیں۔ آپ نے چند سال قبل سرزمین خراسان کی طرف ہجرت کی اور شامل جہاد ہوئے۔ آج کل آپ تنظیم القاعدہ کی طرف سے مجاہدین کی دینی تربیت و تزکیہ کی ذمہ داری سرانجام دے رہے ہیں۔ ادارہ المساب کی جانب سے آپ کے متعدد اصلاحی بیانات و مواعظ نشر کیے جا چکے ہیں، جو قلوب کو رب کی طرف راغب کرنے کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ ہیں۔ (مدیر)

**حطین: محترم القام شیخ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔**

**شیخ خالد الحسینان: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ محترم بھائی!**

**حطین: سب سے پہلے تو ہم آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیں گے کہ آپ نے اپنے قیمتی اوقات میں سے ہمارے لیے وقت نکالا اور اپنے مشاغل ترک کیے۔ اللہ تعالیٰ اس گفتگو کے ذریعے آپ کی نیکیوں کے میزان میں اضافہ فرمائیں اور اس گفتگو کو ہمارے اور پوری امت کے لیے باعث نفع**







”الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ  
الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَلِكَ الشَّهِيدُ الْمُفْتَخَرُ، فِي خِيَمَةِ اللَّهِ، تَحْتَ  
عَرْشِهِ، وَلَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِفَضْلِ دَرَجَةِ النَّبُوَّةِ-----“

”مقتول تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ شخص ہے جو اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد فی سبیل  
اللہ کے لیے نکلے، پھر جب دشمن سے مدد بھیر ہو تو ان سے قتال کرے یہاں تک کہ اسے  
قتل کر دیا جائے۔ پس یہ قابل رشک شہید ہے جو روز قیامت اللہ تعالیٰ کے عرش کے  
نیچے خیمے میں ہوگا۔ اور (یہ شخص مقام و مرتبے میں اس قدر بلند ہوگا کہ) انبیاء علیہم  
السلام کو بھی صرف نبوت کی بنا پر اس پر فضیلت حاصل ہوگی۔“

(المعجم الكبير للطبراني)

یعنی شہادت کی بنا پر اللہ کے یہاں اتنی مہربانی و شفقت اور جنت کے اتنے بلند مقامات ہیں، کہ  
کوئی شخص بھی اپنے شہر میں بیٹھ کر سالوں عبادت کرنے کے بعد بھی اس درجے تک نہیں پہنچ سکتا۔  
جنت الفردوس کو جانے والا مختصر راستہ یہی ہے کہ ہم جہاد کے لیے اپنی جان اور مال لگائیں، یہاں تک  
کہ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جائیں۔ بس یہی سوچ کر میں نے جہاد کا راستہ اختیار کیا اور یہاں چلا  
آیا۔

حطین: شیخ! آپ نے افغانستان، یہاں کے باسیوں اور مجاہدین کو کیا پایا؟ طالبان مجاہدین کا اپنے  
عرب وغیر عرب مہاجر بھائیوں کے ساتھ کیسا تعلق دیکھنے کو ملا؟

شیخ خالد الحسینان: الحمد للہ میں نے افغانستان، اس کے باسیوں اور مجاہدین کو بہت ہی اچھا پایا۔  
ان کی کن کن صفات کا تذکرہ کروں؟ خدمت و نصرت، قربانی و ایثار، مہمان نوازی و ملنساری، ہر  
ایک عمدہ صفت میں نے ان میں پائی۔ یہ لوگ عرب اور غیر عرب مہاجرین کا بہت احترام کرتے  
ہیں؛ اور جس قدر تعاون اور نصرت ممکن ہوتی ہے، کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے گھر تک ان  
کے لیے کھول دیتے ہیں۔ یقیناً اہل افغانستان نے دورِ اول کے انصار و مجاہدین کی یاد تازہ کر دی  
ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگیوں میں برکت عطا فرمائیں اور ان کے اعمال کو قبول فرمائیں، آمین!  
انہوں نے تو اس وقت ہمارا استقبال کیا جب ہمیں سارے عالم نے تنہا چھوڑ دیا تھا اور پھر ہماری  
وجہ سے ہر مصیبت کو خوش آمدید کہا۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوں، آمین!

**حطین: افغانستان، پاکستان، عراق، صومالیہ اور دیگر ممالک میں امت مسلمہ کے خلاف جو صلیبی مہمیں جاری ہیں، آپ کے خیال میں اس کا انجام بالآخر کیا ہوگا؟**

**شیخ خالد الحسینان:** مجھے اللہ تعالیٰ سے کامل امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خون اور قربانی کو ضائع نہیں فرمائیں گے جو اس جنگ میں دین کی نصرت کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ اور بے شک انجام کار تو متقین ہی کے لیے ہے، اور اللہ اپنے اولیاء کا حامی و مددگار ہے۔

مجھے اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ اللہ کی مدد عنقریب آنے والی ہے۔ صرف چند دنوں کا ہی انتظار ہے۔ دشمن بوکھلا چکا ہے۔ پس ان آخری لمحات میں جس چیز کی ہمیں سب سے زیادہ ضرورت ہے، وہ ہے صبر اور دعا۔ مسلمانوں کے ہاتھ میں موجود موثر ترین ہتھیار دعا ہے، اور خاص طور پر قبولیت کے اوقات میں کی جانے والی دعا \_\_\_\_\_ جیسا کہ رات کے آخری پہر کی دعا۔

**حطین: مسئلہ فلسطین کے بارے میں ایک مجاہد کے احساسات کیا ہوتے ہیں، آپ کیا فرماتے ہیں؟**

**شیخ خالد الحسینان:** الحمد للہ مجاہدین تو تمام لوگوں سے بڑھ کر اقصیٰ کے لیے غیرت و حمیت اور فداکاری کے جذبات رکھتے ہیں۔ انھوں نے تو عہد کر رکھا ہے کہ جب تک فلسطین آزاد نہیں ہو جاتا، وہ یونہی جہاد کرتے رہیں گے اور اس کی خاطر اپنا خون اور اپنے اموال پیش کرتے رہیں گے۔

مجاہدین صرف تقریروں، مظاہروں اور ہڑتالوں پر اکتفا نہیں کرتے \_\_\_\_\_ جیسا کہ آج بہت سے لوگوں کا حال ہے \_\_\_\_\_ وہ تو مسجد اقصیٰ کو پنجہ یہود سے آزادی دلانے کے لیے اپنا تن من دھن پیش کر رہے ہیں۔

**حطین: جہاد اور مجاہدین کو قریب سے دیکھنے کے بعد آپ ان لوگوں سے کیا کہیں گے جو کبھی ان مجاہدین کو دہشت گرد کہتے ہیں اور کبھی ان پر انتہاء پسندی کا الزام دھرتے ہیں؟**

**شیخ خالد الحسینان:** میں ہر اس شخص سے جو مجاہدین کو دہشت گرد اور انتہاء پسند کہتا ہے، یہی کہوں گا کہ:

”\_\_\_\_\_ اپنی آخرت کے معاملے میں اللہ سے ڈرو!

\_\_\_\_\_ کافرو منافق ذرائع ابلاغ کے جھوٹے دعووں پر کان مت دھرو! بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں:

﴿سَنُكْتَبُ شَهَادَتَهُمْ وَيُسْأَلُونَ﴾ (الزخرف: ۱۹)

”جلد ان کی گواہیاں لکھی جائیں گی اور عنقریب ان سے پوچھا جائے گا۔“

\_\_\_\_\_ اور ایسی باتیں کر کے مسلمانوں کے مقابلے میں صلیبیوں کے مددگار مت بنو!“

**حطین: شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی شہادت کے حوالے سے آپ کیا کہیں گے؟**

**شیخ خالد الحسینان:** الحمد للہ علی کل حال! جس چیز کی تمنا شیخ اسامہ رحمہ اللہ برسوں سے

اپنے سینے میں چھپائے ہوئے تھے، بالآخر انہوں نے اسے پالیا۔ حقیقی فتح تو یہی ہے کہ مسلمان اپنے

دین پر ثابت قدم رہے یہاں تک کہ شہید ہو جائے۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ اپنا یہ مشہور مقولہ اکثر

دہرایا کرتے تھے کہ:

”فالسعيد من اتخذہ اللہ شہیداً۔“

”خوش قسمت تو وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ شہادت سے سرفراز فرمائیں۔“

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے خون کے طفیل امت کو بیدار کر دیں!

آپ رحمہ اللہ نے ایک طویل مشقت، راہ جہاد کی پیہم مسافت اور تنگی و مشکلات کا ایک لمبا دور

کاٹنے کے بعد بالآخر راحت پائی ہے۔ نحسبہ واللہ حسبہ!

ہم اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتے ہوئے یہ بات کہتے ہیں اور ہم اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا بھی

کرتے ہیں کہ وہ شیخ رحمہ اللہ کو جنت الفردوس کے مستحق شہداء میں قبول فرمائیں۔ موت ایک لازمی

چیز ہے اور ہر انسان نے اس کا مزہ چکھنا ہے۔ اب یا یہ موت قتل کی صورت میں آئے گی یا وہ طبعی

موت مرے گا۔ اور ہمیں یہی بات محبوب تھی کہ ہمارے شیخ بستر پر جان دینے کی بجائے مردانگی و

شجاعت اور خود داری والی شہادت سے سرفراز ہوں۔ جیسا کہ شاعر نے کہا:

ومن لم یمت بالسيف مات بغيرہ تعددت الاسباب والموت واحد

(جو شخص تلوار کے وار سے نہیں مرتا تو وہ اس کے بغیر بھی مر جاتا ہے۔ اسباب بے شمار ہیں مگر

موت تو ایک ہی ہے)

**حطین: عرب دنیا میں آنے والے عوامی انقلابات کو آپ کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟**

**شیخ خالد الحسینان:** بلاشبہ یہ عوامی انقلابات امت میں بیداری کی ایک نئی لہر کا پتہ دیتے ہیں۔

کفارِ مغرب نے خلافتِ عثمانیہ کے سقوط کے بعد اس امت کے سامنے خوف کی جو دیوار کھڑی کی









